مقالات ممتاز : ڈاکٹر ممتاز حسن - مرتب: شان الحق حقی - ناشر: ادارۂ یادگار غالب ' غالب لائبریری ' ناظم آباد ۲ ' کراچی - صفحات: ۴۰۲ - قیمت: ۱۵۰ روپے -

ڈاکٹر ممتاز حسن مرحوم کا شمار ان چند اعلیٰ افسران میں ہوتا ہے جو عمدہ انتظامی قابلیت کے ساتھ ساتھ بلند پایہ علمی و ادبی ذوق سے بھی بہرہ ور تھے - وہ مطالعہ کتب کے شائق اور اہل علم و قلم کے قدر دان تھے - مصروفیات کی کثرت کے باوجود وہ اپنی دلچسپی کے موضوعات پر قلم اٹھاتے رہتے تھے - انھوں نے اگرچہ بہت زیادہ نہیں لکھا لیکن جو کچھ لکھا وہ ان کے ذوق کی عمدگی اور مطالعے کی وسعت کا آئینہ دار ہے - ادارۂ یادگار غالب نے مرحوم کے منتشر مضامین و مقالات کو یک جا شائع کر کے ایک علمی و ادبی خدمت انجام دی ہے - زیر نظر مجموعہ مقالات میں شخص و عکس ' اردو ادب ' عالمی ادب ' تعلیم و ثقافت اور اقبالیات کے عنوانات کے تحت ممتاز حسن کے کوئی ۴۶ مضامین جمع کر دیے گئے ہیں - ڈاکٹر ممتاز حسن کا اسلوب تحریر تصنع سے مبرا اور سادگی کا نمونہ ہے جس کو ان کی ذہانت ' طباعی اور خوش ذوقی نے دلچسپ و دل کش بنا دیا ہے - شخصیات پر ان کے مضامین ان کے گہرے مشاہدے اور نفسیات شناسی کے غماز ہیں - قائداعظم اور علامہ اقبال پر ان کی نگارشات سے ان کی بصیرت اور قومی و ملی مقاصد سے ان کی گہری وابستگی عیاں ہوتی ہے - ان کا ذوق تنقید و تحقیق اس وقت خوب نمایاں ہوتا ہے جب وہ اہم علمی موضوعات پر لکھتے ہیں - مثلاً: "غبار خاطر" پر ان کا مضمون خاص توجہ اور مطالعے کے لائق ہے - "غبار خاطر" پر بہت کچھ لکھا گیا ہے لیکن ممتاز حسن کا مضمون مختصر ہونے کے باوجود یقیناً ممتاز نظر آئے گا - علامہ اقبال سے ممتاز حسن کی وابستگی مسلمہ ہے - اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس مجموعے میں اقبال پر ان کے ۲۱ مضامین شامل ہیں - حصہ اقبالیات کے شروع میں بطور مقدمہ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا ایک مضمون شامل ہے جس میں ممتاز حسن کی اقبال شناسی کا جائزہ لیا گیا ہے -

ممتاز حسن مرحوم نے علامہ کے خطبات کو کہیں کہیں خطبات مدراس یا چھ لیکچر لکھا ہے ' حالانکہ یہ خطبات ' صرف مدراس ہی میں نہیں ' میسور ' حیدر آباد دکن ' علی گڑھ اور لندن میں بھی پیش کیے گئے تھے ' اور یہ تعداد چھ نہیں سات ہے -

ہمارے ہاں یہ روش عام ہے کہ ایسے مجموعوں میں شامل مضامین کے حواشی و تعلیقات نہیں لکھے جاتے لیکن یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ اس مجموعے میں حسب ضرورت توضیحات وغیرہ درج کر دی گئی ہیں - اس کا سرا یقیناً مرتب کتاب شان الحق حقی کے سر ہے - تاہم بعض مقالات مثلاً "اقبال اور پاکستان" میں اس امر کا لحاظ نہیں رکھا گیا - امید ہے کہ آیندہ اس پہلو سے کتاب کو زیادہ مفید بنایا

جائے گا۔ نیز مرحوم کے باقی ماندہ سرمایہ علمی کو بھی یک جا کر کے شائع کیا جائے گا۔ (ڈاکٹر رحیم بخش شاہین)۔

فی ظلال القرآن، جلد دوم، پارہ ۵ تا ۸، سید قطب شہید: مترجم: سید معروف شاہ شیرازی، ناشر: ادارہ منشورات اسلامی بالمقابل منصورہ لاہور۔ صفحات: ۱۲۶۶۔ قیمت: ۳۲۵ روپے۔

اردو میں سید قطب شہید کی معروف تفسیر "فی ظلال القرآن" کے ترجمے کی متعدد کوششیں کی گئی ہیں۔ سید حامد علی مرحوم کے ترجمے (البدر پبلی کیشنز اردو بازار لاہور) پر ان صفحات میں اظہار خیال ہو چکا ہے (ستمبر ۹۵)۔ افسوس کہ حامد علی صاحب اس کی تکمیل سے پہلے ہی خالق حقیقی سے جا ملے۔ ایک اور کاوش مولانا سید معروف شاہ شیرازی کی ہے۔ وہ "فی ظلال القرآن" کا ترجمہ مکمل کر چکے ہیں۔ اس کی پہلی جلد چند ماہ پہلے شائع ہوئی تھی۔ مترجم نے دیباچے میں بتایا کہ میں نے نہایت ہی سہل اور سادہ پیرایہ اظہار میں، سید قطب کے مفہوم اور مراد کو اردو میں منتقل کرنے کی سعی کی ہے۔ مولانا عبدالمالک صاحب نے پہلی جلد پر تبصرے میں ترجمے کی عمدگی، سلاست اور روانی کی تحسین کی تھی، (تفصیلی رائے کے لیے اکتوبر ۹۵ کا شمارہ ملاحظہ کیجیے) اب اس کا دوسرا حصہ شائع ہوا ہے جو چار پاروں (۵، ۶، ۷، ۸) پر مشتمل ہے۔ اس حصے کی کمپوزنگ اور طباعت و اشاعت کا معیار، جلد اول سے بہتر ہے۔ توقع ہے شیرازی صاحب کی یہ محنت و کاوش، قارئین کے لیے سودمند اور نافع ثابت ہو گی (ر۔ ہ)۔

مجلہ آرزوے اقبال، مدیر: محمد رفیق نظامی۔ بزم آرزوے اقبال پاکستان، ۷۲، اے شجاع روڈ کلفٹن کالونی، لاہور، صفحات: ۳۲۔ قیمت: فی شمارہ: ۷ روپے، سالانہ: ۷۰ روپے۔

اس مختصر، مگر بامقصد اور سلیقے سے ترتیب دیے گئے مجلے کا سرعنوان علامہ اقبال کا یہ شعر ہے ؎

خدایا آرزو میری یہی ہے
مرا نور بصیرت عام کر دے

ایک ایسی صورت حال میں کہ بقول مدیر: "قوم بحیثیت مجموعی، اخلاقی، معاشی اور سیاسی ہر لحاظ سے زوال پذیر ہے، حکیم الامت کے افکار کو مشعل راہ بناتے ہوئے، ایک عام پڑھے لکھے فرد تک ان کو پہنچانے کی سنجیدہ کوشش" کی ضرورت ہے۔ اسی لیے جناب نظامی نے "بزم آرزوے اقبال پاکستان" قائم کی اور اس کے تحت یہ رسالہ جاری کیا ہے۔ پہلے شمارے میں مولانا مودودی کا ایک انٹرویو اور دو تین مضامین شامل ہیں۔ ایک مضمون میں پاکستان کے قومی ترانے کے بعض معنوی اور فنی نقائص کی طرف توجہ دلاتے ہوئے، مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس کی جگہ اقبال کا "ملی ترانہ" (چین و عرب